بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd No. S. 1411

جلد ۶ ‖ ۸ ظہور ۱۳۳۲ ھش ۔ ۸ اگست ۱۹۵۳ء ‖ نمبر ۱۱۵

جنرل نجیب اپنی اہلیہ کے ساتھ حجاز جائیں گے

قاہرہ ۷ اگست۔ کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مصر کی جمہوریہ کے صدر جنرل محمد نجیب اس سال فریضہ حج ادا کریں گے۔ ان کے ہمراہ ان کی اہلیہ بھی مکہ معظمہ جائیں گی۔ جنرل نجیب کی اہلیہ خاموش زندگی گزارتی ہیں۔ انہیں کبھی عام جگہوں پر نہیں دیکھا گیا۔ یہاں تک کہ ان کی ایک بھی تصویر اب تک دستیاب نہیں ہو سکی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ ابن سعود اپنا خاص طیارہ قاہرہ بھیج رہے ہیں۔ جس میں جنرل نجیب سفر کریں گے۔ جنرل نجیب کے ہمراہ ہدایتی قومی رہنمائی کے وزیر میجر صالح سلام شیشی فوج کے کمانڈر لفٹننٹ کرنل حسین الشفاقی اور چھاپہ مار دستوں کے کمانڈر میجر کمال الدین حسین ہوں گے۔ جب سے جنرل نجیب نے فاروق کا تختہ الٹ کر اقتدار سنبھالا ہے یہ ان کا پہلا موقع ہے۔ کہ وہ مصر سے باہر جائیں گے۔

کراچی ۷ اگست:۔ کراچی سے حاجیوں کا آخری جہاز بیر کو روانہ ہو چکا ہے اب تک ۱۰۹۱ حاجی جا چکے ہیں۔ اندازہ ہے کہ اس سال تقریباً تیرہ ہزار افراد پاکستان سے حج کو جا رہے ہیں۔

کراچی میں بارش کا شدید طوفان

کراچی ۷ اگست۔ کراچی میں کل ایسی زبردست طوفانی بارش ہوئی کہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ بارش کی وجہ سے ہر قسم کا کاروبار بند ہو گیا اور پورے شہر میں سیلاب آ گیا۔ شہر کی تمام سڑکیں پانی سے ڈھک گئیں اور ٹریفک معطل ہو گیا۔ چٹائیوں اور بانسوں سے بنی ہوئی جھونپڑیاں اس زبردست بارش کی تاب نہ لا کر بہہ گئیں۔ اور لاکھوں مہاجرین بے گھر ہو گئے۔ شہر کے ایک طرف لیاری ندی زوروں کے ساتھ چڑھ آئی اور متعدد افراد اس میں بہہ گئے۔ دوسری طرف شہر کے وسط میں بہنے والا نالہ ایک طوفانی دریا کی شکل اختیار کر گیا۔ جو اپنے ساتھ متعدد بچوں اور بڑوں کو بہا لے گیا۔ شہر میں کئی جگہ مکانات بھی گرے۔ بارش نے سینکڑوں مہاجرین کو جن میں زیادہ تعداد بچوں کی ہے بیمار کر دیا بخار نزلہ اور کھانسی کی وبا پھیل گئی۔ اور جھونپڑیوں یا کچے مکانات میں رہنے والے بیماروں کی حالت اور ابتر ہو گئی۔ شام کے چھ بجے تک بارش کی جھڑی لگی رہی۔ اور تقریباً ۱۲ گھنٹے میں ۶ انچ بارش ہو چکی ہے۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹے کی ۱۰ انچ بارش نے مہاجرین کو اس قابل نہیں رکھا کہ وہ کھانا پکا سکتے۔ ان کا سامان بہہ گیا ہے۔ اور وہ بھوکے بیٹھے ہیں۔ مہاجرین کو طبی امداد پہنچانے میں سخت دشواری پیش آ رہی ہے۔ اور مہاجروں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کی کوششوں میں سخت رکاوٹ محسوس کی گئی ہے۔ مہاجروں کو نکالنے کے لئے جو سرکاری لاریاں بھیجی گئی تھیں۔ وہ پانی اور کیچڑ میں پھنس کر رہ گئیں خداداد کالونی، لالوکھیت، ناظم آباد، گولیمار، ریتی لائنز لیاقت بستی، قائد آباد، اسلام آباد اور بہار کالونی کے علاقوں کو بارش سے سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے چیف کمشنر کے ہمراہ قائد آباد کا معائنہ کیا۔ اور اس علاقے کے لوگوں سے بات چیت کی۔ وزیر صحت اور تعمیرات سے جو ان کے ہمراہ تھے وزیر اعظم نے ان تدابیر کے سلسلہ میں تبادلہ خیال کیا۔ جو اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے اختیار کی جائیں گی۔ وزیر اعظم نے مہاجرین سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ان کے مصائب کا ازالہ کرنے کا وعدہ کیا۔

کل سہ پہر سے جو بارش ہو رہی تھی وہ تقریباً ۹ بجے شب کو رک گئی تھی۔ لیکن بارہ بجے رات پھر تیز بارش شروع ہو گئی۔ بارش کے رکنے پر تقریباً ۲ بجے سارا شہر تاریکی میں ڈوب گیا۔ رات کے وقت سڑکوں پر کافی پانی جمع تھا۔ بندر روڈ پرانی نمائش جمشید روڈ وغیرہ پر پانی کافی تھا۔ ان علاقوں میں بجلی بھی بند تھی۔ رات بارش ہو رہی تھی کبھی ہلکی اور کبھی تیز یہ بارش صبح تک جاری رہی سڑکوں پر چل چلاؤ بند ہو گئے۔ لیکن بسیں رکشے وکٹوریہ گاڑیاں اور موٹر چلنے لگیں۔ صبح لوگ گھروں سے نکلے جلد جلد اپنے کام پر جانے میں مشغول ہو گئے۔ لیکن بارش کی جھڑی نہ تھمی تھی نہ تھمی۔ لوگ بمشکل تمام گھروں سے نکلتے تھے اور تھوڑی دور ہی چلتے تھے کہ دھڑا دھڑ بارش ہونے لگتی۔ اور وہ پناہ کے لئے کسی جگہ چھپ جاتے۔ بارش کی یہ آنکھ مچولی یونہی چلتی رہی۔ ۵ منٹ بارش ہلکی ہوتی ۵ منٹ کو رکتی اور پھر طوفانی بارش کا سلسلہ بندھ جاتا۔

مسافروں سے لدی ہوئی بسیں چلتی تھیں اور رک جاتی تھیں۔ ان کے انجن بارش کے پانی کے آگے کام دینے کے قابل نہ تھے۔ اس طرح بارش سے پورا ٹریفک بیکار ہو گیا تھا۔ بارش ہلکی اور سست رفتار سے دن بھر ہوتی رہی۔ لیکن دو بجے تو یہ طوفان کی شکل اختیار کر گئی۔ ڈھائی گھنٹہ تک موسلا دھار بارش ہوتی رہی اور تیزی سے برستے ہوئے پانی نے لوگوں کے لئے دس فٹ کی دوری پر کسی چیز کو دیکھنا مشکل کر دیا۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ اس طوفان سے کراچی کی تمام سڑکیں پانی میں ڈوب گئیں۔ گرج اور چمک کے ساتھ پانی برستا رہا۔ اور پانی کی نکاسی نہ ہونے کی وجہ سے سڑکوں پر کئی کئی فٹ پانی جمع ہو گیا۔ شہر کے کئی حصوں میں بارش کے سبب درخت گر پڑے۔ فریرروڈ پر جاپان کا ایک بہت بڑا درخت گر پڑا جس کی وجہ سے تمام ٹریفک رک گیا۔

بارش کا پانی سڑکوں پر بلند ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ نشیبی علاقوں میں کالونیوں اور مکانوں میں پانی گھس گیا۔ مہاجرین کی جھونپڑیاں پانی میں ڈوب گئیں۔ لیاری کا سارا علاقہ پانی میں ڈوب کر رہ گیا۔ اردگرد کے تمام علاقوں کا بھی یہی حشر ہوا۔

پیچ لگژری ہوٹل تک اور پل کے نیچے یارڈ میں پانی ہی پانی تھا۔ میری ویدر ٹاور کے بعد بولٹن مارکیٹ پر گھٹنے گھٹنے پانی جمع تھا۔ کپڑا مارکیٹ میں پانی بھر آیا تھا۔

میکلوڈ روڈ سے کچہری روڈ کی طرف تھوڑی دور جانے پر پولو گراؤنڈ کے قریب مہاجرین کی جھونپڑیاں تباہ ہو چکی تھیں۔ چیف کورٹ بلڈنگ کے قریب پانی کیمپوں میں گھس آیا تھا۔ بندر روڈ پر نالہ میں پانی اتنا چڑھ گیا تھا۔ کہ اس میں سے گزرنا مشکل ہو گیا تھا۔ ریڈیو پاکستان براڈکاسٹنگ ہاؤس احمدیہ دارالمطالعہ اور جوبلی سینما کے قریب سڑک پر تقریباً پانچ پانچ فٹ پانی کھڑا ہو گیا تھا۔ نالہ کا پانی سڑک کے پانی سے مل چکا تھا۔ اور آس پاس کی دوسری سڑکوں پر سیلاب سا رہا تھا۔ بندر روڈ ایکسٹینشن پیلازا سینما تک بے حد پانی تھا۔ جیکب لائنز اور جٹ لینڈ لائنز، ایبی سینیا لائنز کے علاقوں میں جگہ جگہ کچی زمینوں پر پانی جمع ہو گیا تھا۔ پرانی نمائش سے جمشید روڈ تک پھر پانی کی ایک بڑی چادر پھیلی ہوئی تھی۔ پیر الٰہی بخش کالونی، حیدر آباد کالونی اور جیل کے اردگرد کچے مکانات گر رہے تھے سرکاری کوارٹروں اور کالونیوں کے پکے مکانات بری طرح ٹپک رہے تھے کالونی کے قریب لیاقت بستی کے مکانات میں پانی گھس آیا تھا۔ ادھر تین ہٹی کے قریب، ناظم آباد کے پل کے نیچے نالہ میں بہت پانی آ گیا تھا۔ اور تین ہٹی کا چوراہا ٹریفک کے ناقابل بن گیا تھا۔

قائد آباد اور اسلام آباد کے مہاجرین کو بہت نقصان پہنچا تھا۔ یہاں صرف مہاجرین کا تھوڑا بہت سامان بچا رہ گیا تھا۔

فریئر ہال کے پاس کا علاقہ بارش سے نکھرا ہوا نظر آتا تھا۔ سڑکوں پر یہاں اتنا پانی جمع نہیں ہے لیکن تھوڑی ہی دور آگے کلفٹن کے قریب سڑک کے دور تک پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ میکلوڈ روڈ کچہری روڈ اور صدر کے علاقوں میں بجلی کی بار فیل ہوئی۔

ریتی لائنز۔ لالوکھیت۔ گولیمار اور بہار کالونی کی مہاجر بستیوں کی حالت بیان سے باہر ہے۔ لالوکھیت اور گولیمار کے علاقوں میں جانا مشکل تھا یہاں کی غیر ہموار سڑکوں پر جگہ جگہ پانی کھڑا ہے اور ان علاقوں میں بہت سے مکانات گرے ہیں یہ اندازہ فی الحال ناممکن ہے۔ کہ کتنا نقصان ہوا ہے۔ لیاری ندی میں طغیانی سی آئی ہوئی ہے۔ اور تمام پانی بہار کالونی اور لالوکھیت و ناظم آباد میں پھیل رہا ہے۔ رسان روڈ پر بہار کالونی اور اس کے آگے مارپیٹ کے راستے میں انجام کالونی پانی سے گھر گئی ہے۔ کارپوریشن کی عمارت کے پیچھے بہت سی جھونپڑیاں تباہ ہو گئی ہیں

کراچی میں ٹیلیفون سسٹم آج بھی مفلوج رہا۔ اور شہر کے ۹۰ فی صدی ٹیلیفون خراب ہو گئے۔ ایئرپورٹ سے شہر کا سلسلہ منقطع رہا۔ شہر کے بہت سے علاقوں میں آج سناٹا یکی چھائی رہی۔ کیونکہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

اعتذار

مورخہ ۶ اگست کو طوفان باراں کے باعث مطبع میں پانی آ گیا۔ اس لئے مطبع بند رہا اور ۷ اگست کا پرچہ شائع نہ ہو سکا۔ امید ہے کہ قارئین کرام اس مجبوری کی بنا پر ہمیں معاف فرمائیں گے۔

(مینیجر)

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۷ ظہور ۱۳۳۲ھش

نئے اور پرانے علوم میں ہم آہنگی کی ضرورت

عوام کو چھوڑ کر جن کی دراصل غالب اکثریت ہے۔ اور جو اپنی بے علمی کی وجہ سے حرکت کے لئے دوسروں کے مرہون ہیں۔ مشرق پر مغرب کے موجودہ تجاوز کی وجہ سے اسلامی ممالک میں تعلیم یافتہ مسلمانوں کے اصولاً متضاد الخیال دو گروہ پیدا ہو گئے ہیں۔ اگرچہ دونوں کے درمیان کوئی متعین حد فاصل کی تخصیص نہیں ہو سکتی۔ مگر دونوں کو الگ الگ پہچاننا بھی مشکل نہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو مغربی تعلیم سے بہرہ ور ہے۔ اس گروہ میں بعض خاص استثنائی صورتوں کو چھوڑ کر بہت کم ہیں جو اسلامی تعلیم سے اچھی طرح واقف ہیں۔ ہو سکتا ہے ان میں سے بہت سے لوگ اسلامی تعلیم کا کسی قدر صحیح علم و عرفان رکھتے ہوں۔ مگر ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے۔ جنہوں نے مغربی انداز کی تعلیم حاصل کی ہو۔ اور ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم میں بھی منتہی کا درجہ حاصل کیا ہو۔ ایسی استثنائی مثالیں ہمارے زیر بحث نہیں ہیں

تعلیم یافتہ لوگوں کا دوسرا گروہ وہ ہے جن کی تعلیم خالص دینی اور مشرقی مکاتب میں ہوئی ہے۔ اگرچہ اب کسی حد تک ایسے مکاتب کے نصاب میں مغربی علوم کی چاشنی بھی ملا دی گئی ہے۔ مگر اس کی حیثیت محض چاشنی تک محدود ہے۔ بنیادی طور پر ان کا تعلیمی نصاب قدیم تصنیفات تک محدود ہے۔ جو صدیوں سے تقریباً بجنسہٖ چلا آتا ہے۔ یہ نصاب اگرچہ بعض لحاظ سے مفید ضرور ہے۔ مگر اسکے منتہیوں میں اکثر ایک خاص قدیم قسم کا ذہنی تیقن پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے حدود سے ادھر ادھر ہونے کے لئے کسی قدر جرأت اور ہمت درکار ہے۔ ایک طرف علم تعلیم یافتہ مسلمان ہے جو مذہب سے ویسا ہی بے پرواہ ہے جیسا کہ مغرب کا عام شہری اور اگرچہ وہ مخلصانہ طور پر تمام اسلامی ممالک کی بہبودی کا خواہاں ہے۔ مگر مغرب کے مقابل مادی ساز و سامان میں اپنی تہی دستی دیکھ کر اس کا دل بیٹھ جاتا ہے۔ دوسری طرف مشرقی علوم کے منتہیوں کا گروہ ہے۔ جو معاشی اور معاشرتی موجودہ ماحول سے گھبرا کر پرانے ہتھیاروں کو نئی پالش سے چمکا کر میدان میں نکلنا چاہتا ہے۔ اور مغربی تعلیم یافتہ لوگوں کو اپنا حریف سمجھ کر ان سے مبارز طلبی کر رہا ہے۔ اور ان باتوں کو رد کرنے میں زور لگا رہا ہے۔ جو مغربی تعلیم یافتہ بھی اپنی بے علمی کی وجہ سے مغربی ہی سمجھ کر کرنا چاہتا ہے۔ مگر حقیقت میں جن کو مغرب نے اسلام ہی سے لے کر مغربی لباس میں ملبوس کر لیا ہے۔

بجائے اس کے کہ یہ ہر دو گروہ اسلام کی چیز کو پہچان کر اس کی اسلامی شان نمایاں کرتے ان میں سے مشرقی علوم کا منتہی گروہ اس چیز کو محض مغربی سمجھ کر دھتکارنے کے لئے اسلامی تعلیم تک کو اپنے من مانے رنگ میں ڈھالنے کی طرف مائل ہے۔

اپنے اس پرانے ہتھیار کو نئی پالش سے جس طرح یہ گروہ چمکاتا ہے وہ ان تحریکوں سے ظاہر ہے۔ جو بعض اسلامی ممالک میں "اسلامی حکومت" کے قیام کا نعرہ لے کر اٹھی ہیں۔ اور جو عوام میں حقیقی مذہبی رجحانات پیدا کرنے کی بجائے ان کو وطنی حکومتوں کے بھی خلاف اکسانے سے پرہیز نہیں کرتا۔ ان لوگوں میں جن کو مغرب زدہ کہا جاتا ہے۔ بہت سے ایسے ہیں۔ جو قوم کا حقیقی درد رکھتے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے اسلامی ممالک کے حقیقی خیر خواہ ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے واقعی ملک و قوم اور اسلام کے لئے آج بھی بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ اور اسلام کا صحیح تصور رکھتے ہیں۔ اور اس کے رواداری کے اصولوں کی ہمہ گیری کے قائل ہیں۔ مگر آخر الذکر گروہ کے لوگوں نے باوجود اسکے کہ ان میں سے بعض واقعی بڑے مخلص ہیں اپنی تنگ دلی کی وجہ سے اسلامی ممالک اور اسلام کو نادانستہ ہی سہی بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ حالانکہ آج وہ وقت تھا کہ ہمارے وہ لوگ جو مذہبی علوم کے ماہر ہیں بجائے ملکی سیاست میں ہیجان و طوفان اٹھانے کے مغربی ممالک میں گھس جاتے۔ اور وہ نفرت دور کرتے جو دشمنان اسلام نے وہاں کے عوام کے دلوں میں پیدا کر رکھی ہے۔ مگر ہم ہیں کہ اسلام کے نام پر اپنے ہی ملکوں میں ایسے ایسے ہنگامے برپا کر رہے ہیں۔ کہ جن سے اہل مغرب کی اسلام اور مسلمان اقوام سے نفرت بڑھتی جا رہی ہے۔ اور وہ اور بھی ہمارے خلاف ہمیں ہمیشہ محکوم و مجبور رکھنے کے منصوبے سوچنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک طرف تو خود ہمارے ہی ہاتھوں سے ہمارے اپنے ہی وطنوں میں تباہی و بربادی آتی ہے۔ تو دوسری طرف ہم اپنے دشمنوں کو گویا ترغیب دیتے ہیں کہ وہ ہماری زنجیروں کو ذرا اور کس دیں۔ ورنہ جوش میں خدا جانے ہم کیا کر دیں۔

اس وقت تمام اسلامی ملکوں کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو مشرقی اور مغربی دونوں علوم میں مہارت تامہ رکھتے ہوں۔ جو دونوں مشرق و مغرب میں ہر قسم کے خیالات و تحریکات کی اٹھتی ہوئی لہروں کو غور سے دیکھنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ اور ان کا موازنہ قرآن کریم اور سنت کے ساتھ کر کے خذ ما صفا و دع ما کدر کے نقطۂ نظر سے ایسا عام فہم لٹریچر تمام اسلامی زبانوں میں پیدا کریں۔ کہ مسلمان عوام بھی جسے سمجھ سکیں۔ اس کے علاوہ جہاں تک ہو سکے مغربی اور مشرقی علوم کے ماہرین میں نقطۂ نگاہ کی یکسانی پیدا کی جائے۔ اور ان کے درمیان جو مصنوعی خلیج حائل ہو گئی ہے۔ اسکو جلد از جلد پاٹ دیا جائے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کا زیادہ تر کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ یورپ نے جو چیزیں اسلام سے لی ہیں۔ ان کا کھوج نکالا جائے۔ کہ کب اور کس طرح سے یہ چیزیں اسلام میں پھیلیں۔ اور ان میں کیا کیا تغیرات کن کن عوامل کی وجہ سے ہوئے۔ مثلاً اسلام کا اصول ہے لا اکراہ فی الدین یعنے دین میں کوئی جبر نہیں۔ من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر۔ یعنے جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔ لکم دینکم ولی دین۔ یعنے تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ ازمنہ وسطی کے یورپ میں یہ خیال نہیں پایا جاتا تھا۔ اور جب اسلام کے اثر کی وجہ سے یورپ میں رومن کیتھولک فرقہ کے علی الرغم پراٹسٹنٹ فرقہ کا ظہور ہوا تو دین میں رواداری کا تصور بالکل مفقود تھا۔ چنانچہ رومنوں نے پراٹسٹنٹوں پر بے پناہ ظلم کئے۔ اور یہ رَو ایسی چلی کہ بعد میں جوں جوں فرقے بڑھتے گئے۔ ظلم و ستم کے حدود بھی وسیع ہوتے چلے گئے

ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں سمجھدار لوگوں کے دل اسلامی ممالک کی رواداری سے ضرور متاثر ہوتے ہوں گے۔ اور گو ان کو قرآن کریم کے ان اصولوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی کے واقعات تو نہ معلوم ہوں گے۔ مگر اسلامی ممالک کے عمل سے غیر معلوم طور پر ان میں رواداری کی نئی تحریک کا آغاز ہوا ہوگا۔ اور چونکہ متداول عیسائیت میں جو ان کا مذہب کا تصور تھا۔ اس کا حل انہیں نہیں مل سکتا تھا۔ اس لئے انہوں نے اس کا علاج عقل اور مذہب کی تفریق میں ہی دیکھا۔ چنانچہ سیکولر یعنے عقلی اور تھیوکریٹک یعنے مذہبی حکومتوں کا فرق پیدا ہوا۔ اگر ان کے پاس قرآن کریم کی تعلیم ہوتی۔ تو ان کو معلوم ہوتا۔ کہ عقل اور مذہب کے درمیان کوئی محاربہ نہیں ہے۔ جس کے نتیجہ پر وہ متداول عیسائیت کے اندھیروں کی وجہ سے صرف عقل کے چراغ کی روشنی میں پہنچے تھے۔ اور جس کی وجہ سے اس میں بہت سی خامیاں موجود رہیں۔ اسلام میں اس کو مذہب کے بنیادی اصول کے طور پر نہایت نپے تلے اور مختصر الفاظ میں بیان کر دیا گیا تھا

دراصل ازمنہ وسطی کی ظلمتیں کچھ اس قدر ہمہ گیر تھیں کہ خود مسلمانوں کی نگاہ میں اسلام کا یہ درخشندہ اصول مدھم پڑ گیا تھا۔ اور بعض علماء نے اس کی دور از قیاس توجیہات کر ڈالیں۔ مثلاً لا اکراہ فی الدین کا مطلب یہ ہے کہ دین میں جبر جبر ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ رحم ہے۔ کم سے کم یہ کہ دین میں داخل کرنے کے لئے جبر کا استعمال جائز نہیں۔ مگر دین میں روکنے کے لئے جائز ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ تقریباً وہی خیالات ہیں جو جابر عیسائی فرقہ دوسروں پر ظلم کی صفائی میں پیش کرتا تھا۔

یہ ایک مثال ہے ایسی اور بہت سی باتیں ہیں۔ جو نئے اور پرانے علوم کے ماہرین میں تصادم پیدا کرتی ہیں۔ حالانکہ اگر تحقیقات اور تفتیش سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ بہت سے نئے مغربی خیالات جن کا منبع عقل ہے اسلام میں یا تو پہلے ہی سے موجود ہیں گو شکل بدلی ہوئی ہے۔ اور یا وہ اسلام کے اصولوں کے منافی نہیں۔ کیونکہ اسلام میں عقل کو متداول عیسائیت کے علی الرغم دین کا ممد و معاون سمجھا گیا ہے نہ کہ اس کا حریف۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے لئے درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود کوئی خاص افاقہ نہیں ہو رہا بلکہ روز بروز تشویش بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب محترمہ بیگم صاحبہ کے لئے بدستور دعائیں جاری رکھیں۔

ہمارا فرض

(از منصور احمد صاحب متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

وہ لوگ جنہیں جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے ادنی سی واقفیت ہے۔ انہیں بخوبی علم ہے۔ کہ احمدیت کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ اسلام کے وہ نقوش جو اپنوں کی غفلت اور بیگانوں کی دشمنی کے باعث مدھم ہو چکے ہیں۔ اور زمانہ کے حوادث نے انہیں ناپید کر دیا ہے۔ ان کو از سر نو اجاگر کیا جائے۔ اور ان کی جگہ پر اسلامی نظام کا وہ مضبوط قلعہ تعمیر کیا جائے۔ جو مصیبت زدہ دنیا کے لئے امن اور راحت کا باعث ہو۔ اور سسکتی ہوئی قوموں کے لئے زندگی اور تازگی کا پیغام۔

مگر سوال یہ ہے۔ کہ اتنا عظیم الشان مقصد بغیر کسی جدوجہد اور کشمکش کے پایۂ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم کسی رات اس حالت میں سوئیں۔ کہ دنیا پر نظام کفر مسلط ہو۔ مگر جب صبح ہماری آنکھ کھلے۔ تو اسلام کا جھنڈا ہر وادی کو ہسار پر اور ہر خطہ پر لہرا رہا ہو۔ اور کیا یہ ممکن ہے۔ کہ امریکہ و برطانیہ اور روس جیسی طاقتیں جو مادیت کے نشے میں سرشار ہیں۔ از خود اسلام کی آغوش میں آجائیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں اپنا سر رکھ لیں۔ اگر ان میں سے کوئی بات بھی ممکن نہیں۔ تو ہمیں پوری ذمہ داری سے سوچ لینا چاہیئے۔ کہ ہمارا راستہ کس قدر کٹھن اور ہمارا کام کس قدر مشکل ہے۔ موجودہ حالات میں جبکہ دہریت اور لامذہبیت نے دنیا کی تمام مذہبی اور غیر مذہبی جماعتوں کو مسموم کر دیا ہے۔ اور انسانی دماغ آزادی کے ایک ایسے چوراہے پر جا پہنچا ہے۔ جہاں خدا تعالےٰ کے کسی پاک بندے کی آواز پر کان دھرنا جہالت کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وہاں ایک خدائی جماعت کے بڑھنے اور پنپنے کا امکان ہی کیا ہو سکتا ہے۔

یہ تو بیرونی دنیا کی حالت ہے۔ جن کا مقابلہ کرتے ہوئے ہمیں سرفروشی۔ دلجمعی اور محبت و اخلاص کے ساتھ اپنی منزل کی طرف بڑھتے چلے جانا ہے۔ اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ کہ خود ہم لوگ جو اتنے بڑے مقصد کی تکمیل کے لئے دنیا کے باطل نظاموں کو چیلنج کرتے ہوئے سرگرم عمل ہیں۔ کیا ہم اپنے اخلاق اپنی روحانیت اپنی عادات و اطوار اور اپنی حرکات و سکنات کے اعتبار سے اس قابل ہیں۔ کہ موجودہ مادی نظام کو بدل سکیں۔ کیا ہماری صداقت۔ امانت۔ دیانت رواداری اور مخلوق خدا کی ہمدردی اغیار پر اثر انداز ہے۔ کیا ہمارے اندر اخلاص و محبت اور ایمان و عرفان اس قدر ہے۔ کہ دنیا ہمارے نمونہ کو دیکھ کر خود بخود اسلام کی طرف کھنچی چلی آئے۔ کیا ہم نے اپنے اندر وہ انقلاب اور تغیر برپا کر لیا ہے۔ جس کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہمیں مدت سے توجہ دلا رہے ہیں۔ اسی طرح کیا ہم ان تمام خوبیوں کے مالک ہیں۔ جن کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور نہ ہی دوسری اقوام پر غالب آسکتی ہے۔ اگر ہمارے اندر یہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ تو اس سے بڑھ کر ہمارے لئے خوشی کی کوئی بات نہیں۔ لیکن اگر ایسا نہیں۔ تو آج سے ہی ہمیں فکر کرنا چاہیئے۔ کہ کہیں ہم احمدیت میں رہ کر اپنے برے نمونہ سے جماعت کو بدنام کرنے کا موجب نہ ہوں۔ اور اس بات کا پختہ عہد کر لیں۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کی اس نعمت سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور اسلام کے وہ حقیقی نقوش جو مدھم ہو چکے ہیں۔ جنہیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے عظیم الشان قربانیوں کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ پھر اجاگر کریں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ مشکلات کا ہجوم ہے۔ اور مصیبتوں کے طوفان لمحہ بہ لمحہ بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور مادہ پرست قومیں اسلام کے قلعہ پر چاروں طرف سے حملہ آور ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ عرش پر بیٹھنے والا قادر مطلق خدا مدد اور نصرت کے لئے اپنے کمزور بندوں کی طرف دوڑا چلا آرہا ہے۔ اس کے فرشتے خدا کے پاک بندوں کو اسلام کی فتح اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فتح کی خوشخبری سنا رہے ہیں اور مقدر ہو چکا ہے۔ کہ اب کفر کی باری ختم ہوگی۔ اور اسلام کا بابرکت نظام مشرق و مغرب کو اپنی آغوش میں لے کر رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

پس آؤ ہم خلوص دل پاک ارادوں اور نیک نیتوں کے ساتھ آگے بڑھیں اور خدا تعالیٰ کے دین کو سربلند اور سرفراز کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں۔ اور اپنے اندر ایسا عظیم الشان تغیر پیدا کریں۔ اور اپنی ہستی پر ایسا انقلاب برپا کریں۔ جس کا احساس نہ صرف ہمیں ہو۔ بلکہ اس تغیر کو دنیا بھی محسوس کرے۔ اور ہمارے نمونہ کو دیکھ کر خود بخود اسلام کی آغوش میں آجائے۔ ہمارا جسم مصیبتوں اور مشکلات کے طوفانوں میں بھی راحت و آرام محسوس کرے۔ اور ہماری روح اس دن کے لئے ہر دم بے قرار اور مضطرب رہے۔ جبکہ ظلم اور کفر کی تاریکیاں ختم ہو جائیں گی۔ دشمنی اور عناد بغض اور کینہ کے گھٹا ٹوپ بادل پھٹ جائیں گے۔ اور اسلام کا روشن سورج اسی آسمان پر دوبارہ کچھ اس شان سے جلوہ گر ہوگا۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی قوت اسے غروب نہ کر سکے گی۔ یہی احمدیت ہم سے چاہتی ہے۔ اور یہی اس کا مقصد ہے۔ اور اسی غرض کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں مبعوث فرمایا ہے

تضمین بر اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب)

کس کے لئے ہے دیکھ ذرا آکے چشم نم — کیوں ہوں رہین منتِ تلخابۂ الم
نے شکوۂ ہائے دوست ہے، نے دشمنوں کا غم — "بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم"

"گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم"

کچھ تو صفائے قلب و نظر ہو کہ بے ہنر — کچھ امتیازِ ناقص و کامل کہ بے خبر
اپنی دلیل آپ ہمیشہ سے ہے قمر — "اے آں کہ سوئے من بدویدی بصد تبر"

"از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم"

اس دل میں خواہشِ حرم و دیر ہے نہ تمیز — کچھ شوقِ لالہ و گل و نسریں نہیں ہے نیز
سینے میں تیرے غم کے سوا اور کیا ہے چیز — "جانم گداخت از پئے ایمانت اے عزیز"

"ویں طرفہ تر کہ من بگمانِ تو کافرم"

گرمی تو ہے نہیں نہ سہی آہِ شعلہ بار — سینے میں دل تو ہے نہ سہی رشکِ صد ہزار
تخریب بہرِ مژدۂ تعمیرِ استوار — "اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار"

"کآخر کنند دعوئے حبِّ پیمبرم"

راہِ چمن کو بھول گیا راہ روِ چمن — اب اندرونِ سینۂ مجنوں نہیں چبھن
درد آشنا ہے شکوۂ لیلائے سحر فن — "امروز قومِ من نشناسد مقامِ من"

"روزے بگریہ یاد کنند وقتِ خوشترم"

میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا

یہ وہ عہد ہے۔ جو آپ نے احمدیت میں داخل ہوتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے کیا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ دین کی خاطر مال کی معمولی سی قربانی سے بھی آپ کی طرف سے کوتاہی ہو رہی ہو۔ آپ اپنے حسابات کو دیکھیں۔ اگر چندہ عام یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ میں سے کوئی رقم آپ کی طرف رہ گئی ہو۔ تو اس کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ تاکہ آپ بقایا داروں میں شمار نہ کئے جائیں۔ اور آپ کے متعلق مالی لحاظ سے کہا جا سکے۔ کہ جو عہد آپ نے بیعت کے وقت باندھا تھا۔ اسے پورا کر رہے ہیں۔

(نظارت بیت المال)

خدام الاحمدیہ! تربیتی کلاس کے لئے نمائندگان کے اسماء بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ تبوک / ستمبر ہے۔ (نائب معتمد)

سینما اور انسانی اخلاق

(از مکرم ملک محمد نواز صاحب)

آج کل میں سینما جس تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ اتنا ہی نوجوان طبقہ اس مرض کا شکار ہو رہا ہے۔ آج سے چالیس سال قبل بلکہ اس کا وجود نہیں تھا۔ انسانی اخلاق اتنے گرے ہوئے نہیں تھے جتنے کہ آجکل گر چکے ہیں اور گر رہے رہیں۔

آجکل بڑے بڑے امراء دولتمند اور مغربی تہذیب کے دلدادہ۔ بڑے شہری آبادی میں مہذب افراد کہلاتے ہیں۔ وہ بھی اس معاملے میں کچھ ایسے عقل کے اندھے ثابت ہو رہے ہیں کہ وہ اپنی نوجوان لڑکیوں اور بہنوں کو کھلے منہ اپنے ساتھ لے جا کر فخر سمجھتے ہیں۔ ادھر غریب کی یہ حالت ہے کہ چاہے ایک وقت کی روٹی کے لئے پیسہ تک پاس نہ ہو مگر سینما دیکھے بغیر گذارہ مشکل ہے۔

سینما گھروں میں ہجوم کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ٹکٹ خریدنے کیلئے ایکدوسرے سے لڑ مرتے ہیں۔ پھر اس پر بھی بس نہیں کہ سینما دیکھا اور گھر واپس آگئے۔ بلکہ موجودہ زمانے کے نوجوان سینما حال سے باہر آکر وہاں کی دیکھی ہوئی حرکات باہر شروع کر دیتے ہیں۔ اور اسی طرح گانے کی مشق کرتے ہیں۔ غرضیکہ گھر میں ہوں یا گلی کوچوں میں۔ سینما کے گھٹیا گانے گائے جا رہے ہیں۔ جن کا اثر ان کے معصوم بہن بھائیوں پر پڑتا ہے۔ وہ ان گانوں کو سن کر جن میں اکثر اخلاق سوز ہوتے ہیں دہراتے ہیں۔

معصوم بچوں کو کیا علم ہوتا ہے۔ کہ یہ بات اچھی کہی جا رہی ہے یا بری۔ مگر وہ بیچارے اپنی معصومیت میں ہی طوطے کی طرح ان گانوں کو رٹتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آئے دن گلی کوچوں بازاروں اور سڑکوں پر جس بچہ کو دیکھو وہی سینما کا گیت گا رہا ہے۔ افسوس ان عقل کے اندھے نوجوانوں کو علم ہونا چاہیئے کہ اس عمر میں بچہ کے دل کی لوح بالکل صاف ہوتی ہے اس عمر میں جو کچھ اس کے کان میں ڈالا جائے گا۔ وہی اس کی دل کی لوح پر نقش ہوتا جائے گا۔ دوسری طرف آجکل کے والدین نے بھی بچوں کی تربیت سے آنکھیں پھیر لی ہیں۔ وہ بھی جب اپنے بچہ کو گاتا سنتے ہیں جو اس نے کہیں باہر سے سنا ہوتا ہے۔ تو بہت خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شکر ہے ہمارا بچہ اب بولنے لگ گیا ہے لیکن ان نادانوں کو یہ علم نہیں کہ ایسی چیزیں اس کی آئندہ زندگی میں اخلاق اور ترقی سے بالکل محروم کر دیں گی۔ پرانے زمانہ میں والدین اپنے بچوں کو پاس بٹھا کر مذہبی روایات سناتے تھے۔ اور انہیں یاد کراتے تھے۔ ان کا اثر یہ ہوتا تھا کہ بچے اندر باہر اپنے مذہبی گیت گاتے تھے۔ وہ زیادہ وقت اپنے والدین کے پاس گذارتے تھے۔ اس طرح ان کی تربیت نہایت احسن طریق سے ہوتی تھی یہی وجہ تھی کہ ان کو اپنے عزیز و اقارب سے محبت اور ہمدردی ہوتی تھی۔ لیکن آجکل نوجوان آوارہ پھر پھر کر بھائی بھائی کا نہیں رہا ماں بیٹی کو نہیں جانتی۔ بیٹا باپ سے جدا ہو گیا ہے۔ آجکل اگر کسی نوجوان سے سوال کیا جائے۔ کہ بھائی تم سینما کیوں جاتے ہو؟ تو وہ نہایت بھولے پن سے جواب دیتا ہے۔ کہ شغل کے طور پر وقت گذارنے کے لئے بھلا ان سے کوئی پوچھے کیا تم ہی اپنے زمانے میں ایسے نوجوان پیدا ہوئے ہو۔ جن کا وقت بغیر اس کے نہیں کٹ سکتا تم سے قبل کے نوجوان اپنا وقت کس طرح گذارتے تھے۔

بیشک ملک کا کچھ طبقہ سینما کے خلاف اپنی صدا بلند کر رہا ہے۔ مگر ملک کا ایک بھاری حصہ اس کی حمایت کر رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اسکی روک تھام کرے۔ وہ عجیب و غریب طریقوں سے اسکی اشاعت اور پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ اور ان پروپیگنڈا کرنے والوں میں لاہور اور کراچی بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ جہاں یہ لوگ صرف اور صرف اس کی اشاعت کے لئے مختلف اقسام کے رسالے شائع کر رہے ہیں۔ جس رسالہ کو ہاتھ لگاؤ اس کے پہلے چند صفحوں میں فلم ایکٹرس کی تصاویر ہوں گی۔ اور باقی میں اسی مذاق کے مضمون ہوں گے۔ پھر ان رسالوں میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی طرف سے ایسے اخلاق سوز سوالات کئے ہوں گے جن کو ایک شریف انسان سننا بھی گوارہ نہیں کرتا۔ مگر دوسری طرف۔ جناب ایڈیٹر صاحب نہایت زندہ دلی سے جواب دے رہے ہیں۔

کاش وہی نوجوان جو صرف وقت گذارنے کے لئے سینما جاتے ہیں اور وہاں روپے ضائع کرتے ہیں وہ اس وقت و پیسہ سے ایک ایسی سوسائٹی چلاتے جس سے ان کے ملک کی تمدنی معاشرتی اور اقتصادی حالت کو فائدہ پہنچتا اور ملک کے وہ یتیم اور لاوارث بچے جن کا اس دنیا میں سوائے اللہ کے کوئی بھی نہیں وہ اس رقم اور وقت سے تربیت پاتے اور اپنے ملک کے لئے مفید ثابت ہوتے اور وہ شریف خواتین جو بھوک کے ہاتھوں تنگ آکر بادل ناخواستہ یہ پیشہ اختیار کرتی ہیں وہ بھی اس رقم اور وقت سے اپنی شریفانہ زندگی بسر کرتیں اور ملک کے وہ خیر اندیش جو آجکل رسالے اس غرض سے شائع کر رہے ہیں۔ کہ سینما کی ترقی ہو وہ ان رسالوں کو ملک کی صنعت و حرفت اور تجارت کے اصولوں سے ملک کے باشندوں کو آگاہ کرنے کے لئے کام میں لاتے اور انسانی اخلاق کو بلند کرنے کے لئے مضمون شائع کرتے مگر افسوس وہ لوگ خواب غفلت میں اس طرح مدہوش ہیں کہ ان کے کانوں میں جوں تک نہیں رینگتی۔

جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو مبارک ہو کہ وہ اپنے خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بدولت اس سے بچے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ان کو آج سے تیرہ سال قبل اس مہلک مرض سے بچا لیا تھا۔

حصہ داران سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کا

ضروری اجلاس

حصہ داران سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کا ایک نہایت ضروری اجلاس ہوزری کے مستقبل کے متعلق مورخہ ۲/۸/۵۳ بمقام ربوہ بلایا گیا تھا۔ لیکن بوجہ کورم پورا نہ ہونے کے میٹنگ ملتوی کرنی پڑی۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ حصہ داران سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اجلاس اب مورخہ ۱۶/۸/۵۳ بروز اتوار بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ تمام حصہ داران تاریخ مقررہ پر اجلاس میں شامل ہوں۔ مذکورہ اجلاس میں علاوہ دیگر نہایت ضروری امور کے چار ریٹائر ہونے والے ڈائرکٹروں کی جگہ نئے ڈائرکٹروں کا انتخاب بھی ہوگا۔ امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ وہ پچاس حصوں کا مالک ہو۔

صلاح الدین احمد (ناظم جائداد) سکرٹری بورڈ ڈائرکٹران سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ

جماعتوں کے بجٹ کی تشخیص کے متعلق ہدایات

نظارت بیت المال نے تشخیص بجٹ کے طریق کار کے متعلق یکم مئی ۱۹۵۳ء سے اب یہ تبدیلی کی ہے۔ کہ آئندہ بجٹ کی تشخیص کا کام عہدہ داران جماعت ہی کیا کریں۔ کیونکہ تشخیص بجٹ کا کام صحیح رنگ میں وہی کر سکتے ہیں۔ انسپکٹران بیت المال ان بجٹوں کی پڑتال کریں گے۔

جن جماعتوں نے ابھی تک بجٹ سال ۱۹۵۳ء و ۱۹۵۴ء تشخیص کر کے نہیں بھجوایا۔ وہ جس قدر جلد ہو سکے اپنا بجٹ تشخیص کر کے جلد بھجوائیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

اعلانات

(۱) درخواست محمد ابراہیم صاحب کارکن دفتر ہذا بخلاف مولوی عبدالواحد صاحب حال چک نمبر ۸ ایم۔بی۔ تحصیل خوشاب دعویدار ہیں/۳۵۰۰ کے سلسلہ میں مولوی عبدالواحد صاحب باوجود اطلاع یابی تشریف نہیں لائے۔ اس لئے اب ۶ ستمبر ۱۹۵۳ء کو بوقت ۸ بجے ربوہ میں آکر پیروی کریں ناظم دارالقضاء

(۲) (۱) جناب علی محمد صاحب ولد امام الدین صاحب وصیت نمبر ۱۵/۴ قوم گوجر ساکن کوٹلہ گوجراں۔ (۲) ڈاکٹر محمد امین الدین صاحب ولد حکیم مولوی محمد شریف الدین صاحب قوم راجپوت ساکن امرتسر وصیت نمبر ۶۰۱۳ (۳) جناب عبد العزیز صاحب ولد عبدالقادر صاحب قوم گوجر ساکن عالم پور ضلع ہوشیارپور وصیت نمبر ۱۶۱۸ (۴) چوہدری امام الدین صاحب ولد چوہدری نبی بخش صاحب قوم ڈوگر راجپوت وصیت نمبر ۶۶۷۷ (۵) چوہدری اللہ دتہ صاحب ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب موضع ۳۵/۱۱-L ضلع منٹگمری وصیت نمبر ۸۵۲۹ (۶) سردار غلام محمد صاحب ولد سردار غلام حیدر صاحب سکھر وصیت نمبر ۸۵۵۱ (۷) خلیل احمد خان صاحب ولد محمد خواص خان وصیت نمبر ۸۷۰۳ کمرہ ۳۶ سیوا کنج ہوٹل کراچی (۸) شیخ عبدالخالق صاحب ولد شیخ عبدالعزیز صاحب وصیت نمبر ۸۷۲۷ محلہ قدیم آباد ملتان شہر۔

سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اخاء / اکتوبر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کاملہ

(از مکرم مسلیم احمد صاحب ناصری)

کسی شخص کے اخلاقِ کاملہ کو دیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس پر دو متضاد زمانے آئیں۔ ایک زمانہ وہ آئے جو اس کی بے کسی بے بسی اور مظلومیت کا زمانہ ہو جس کو وہ شخص اطمینان اور صبر و استقلال سے گزارے اور اپنے اخلاقِ کاملہ کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ مگر ایام اپنے اخلاق کو پوری طرح پر ظاہر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایسا شخص تو بیچارا پہلے ہی بے کس بے بس اور مظلوم ہے۔ وہ مجبوراً ظالم کی سختیوں کو برداشت کرتا ہے۔ وہ ظالموں کے جور و ستم کو برداشت کرنے کے سوا اور کچھ کر ہی کیا سکتا تھا۔ پس اخلاقِ کاملہ کے اظہار کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایسے شخص پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے۔ جس میں اسے طاقت اور قوت حاصل ہو۔ وہ اپنے دشمنوں پر غالب آجائے۔ اور اس کو ان سے ان تمام اذیتوں اور مصیبتوں کا انتقام لینے کی پوری قدرت حاصل ہو جائے۔ اس وقت اگر وہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن سے حسن سلوک کرے۔ تو سمجھا جائے گا۔ کہ وہ شخص حقیقتاً اعلیٰ اخلاق کا مالک ہے۔ اور اخلاقِ کاملہ کی صفت سے متصف ہے۔

تاریخ عالم کی ورق گردانی کرنے سے تمام خطۂ ارضی پر صرف اور صرف ایک ہی ایسا وجود گذرا ہے جس پر یہ ہر دو زمانے آئے اور اس نے ہر دو زمانوں میں اپنے اخلاقِ کاملہ کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کیا جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا کی تاریخ عاجز ہے۔ اور وہ ہیں ہمارے پیارے آقا نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ پر ایک زمانہ وہ آیا جب آپ اپنے چند غریب اور کمزور ساتھیوں کے ساتھ سالہا سال تک دشمنوں کے جور و ستم کا تختۂ مشق بنے رہے آپ کو طرح طرح کے مصائب میں مبتلا کیا۔ مختلف قسم کی اذیتیں پہنچائیں۔ اور آپ کے ماننے والوں میں سے بعض کو بکریوں اور دنبوں کی طرح ذبح کیا گیا۔ مگر آپ نے ہر موقعہ پر صبر و استقلال اور اخلاقِ کاملہ کا وہ کامل نمونہ پیش کیا جس کی نظیر اور کسی مصلح یا رہبر میں نہیں ملتی۔

پھر اکیس سال کے لگاتار ظلم و ستم برداشت کرنے کے بعد آپ پر ایک وقت وہ بھی آیا۔ جب آپ اپنے دشمنوں اور خون خوار ظالموں پر غالب آگئے۔ اور وہ کفار جنہوں نے لگاتار اکیس سال آپ پر انتہائی مظالم ڈھائے تھے۔ آپ کے سامنے مجرمانہ حیثیت سے پیش کئے گئے۔

اس وقت آپ ان سے ہر قسم کا بدلہ لے سکتے تھے۔ اور اکیس سال کے لگاتار مظالم کا ایک ایک کرکے انتقام لے سکتے تھے۔ اور دنیا کا کوئی قانون اور کوئی مذہب ان کی رہائی کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ مگر باوجود اس کے آپ نے ان سے کسی قسم کا انتقام نہیں لیا۔ بلکہ خدا کا پیارا رسول فداہ نفسی جس کو دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا تھا کفارِ مکہ سے یہ سوال کرتا ہے۔ کہ تم مجھ سے کس قسم کے سلوک کے امیدوار ہو۔ اس وقت ان کفارِ مکہ کی گردنیں جھک گئیں۔ اور انہوں نے عرض کیا۔ کہ ہم آپ سے اسی سلوک کے امیدوار ہیں جو سلوک یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔

خدا تعالیٰ کا پیارا رسول انہیں ... فرماتا ہے۔ کہ "اذھبوا انتم الطلقاء لا تثریب علیکم الیوم"

جاؤ! تم آزاد ہو۔ آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ سو کفارِ مکہ جو کہ اس امید میں تھے کہ ابھی جاری گردنیں تن سے اڑا دی جائیں گی یہ جواب سن کر ایک طرف تو خوش ہوئے کہ ہماری جانیں بچ گئیں۔ لیکن دوسری طرف پشیمانی اور ندامت کی وجہ سے زمین میں دھنسے جا رہے تھے کہ ہم نے تو کسی قسم کی سختی اور تکلیف نہیں چھوڑی تھی جو آپ پر روا نہ رکھی ہو لیکن اس وجود نے غلبہ حاصل کرنے کے بعد ہمیں معاف کر دیا۔ آپ کے اس عظیم الشان احسان کی وجہ سے کفارِ مکہ اسلام قبول کرکے آپ کے جان نثاروں میں شامل ہو گئے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام بجلی کی سی سرعت سے تمام عرب میں پھیل گیا اور تمام خطۂ عرب کلمہ توحید سے بقعۂ نور بن گیا۔

آج تیرہ سو برس گذرنے کے بعد یورپین فلاسفر اسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ مندرجہ بالا واقعہ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ لیکن وہ کوئی مادی اور ظاہری تلوار نہیں تھی۔ بلکہ وہ تلوار آپ کے اخلاقِ کاملہ کی تلوار تھی۔ یہ تلوار تھی آپ کے احسانات کی جس نے تمام کفار کے دلوں کو موہ لیا۔ اور تمام کفار کے قلوب کو فتح کر لیا۔

پس یہ اعتراض تاریخ اسلام سے سراسر ناواقفیت اور محض بے وقوفی پر دلالت کرتا ہے

آپ کے اخلاقِ کاملہ کی ایک دوسری مثال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ کہ راستے میں ایک جگہ تھک کر سستانے کے لئے ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے۔ آپ تھکے ہوئے تھے تھوڑی دیر بعد آپ کی آنکھ لگ گئی۔ اور سو گئے۔ اتنے میں ایک کافر اس موقعہ کو غنیمت جان کر آن پہنچا۔ اور آپ کی تلوار جو درخت سے لٹکی ہوئی تھی اس نے نکال کر کھڑا ہو گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کیا۔ آپ کی جب آنکھ کھلی۔ تو کیا دیکھتے ہیں ایک شخص ننگی تلوار لئے کھڑا ہے۔ اور سوال کرتا ہے کہ اب تجھ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے اس وقت آپ بالکل نہیں گھبرائے اور یقین کامل کے ساتھ جواب دیتے ہیں کہ "خدا" اس کافر پر اس کا ایسا اثر ہوا۔ کہ وہ تھر تھرانے لگ گیا اور اس کے ہاتھ سے یہ تلوار گر گئی۔ پھر تلوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھائی۔ اب آپ کو اس پر پوری قدرت حاصل تھی۔ اور وہ آپ کا دشمن تھا۔ آپ چاہتے تو اس کو قتل کر دیتے۔ وہ آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا تھا۔ لیکن خدا کے پیارے نے اس کو بغیر کچھ کہے معاف کر دیا۔ چنانچہ جب اس نے آپ کے ان بلند اخلاق کو دیکھا تو اس پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ وہ فوراً ایمان لے آیا۔ اور آپ کے جان نثاروں میں سے نکل کر آپ کے جان نثاروں میں شامل ہو گیا۔

اسی طرح دوسرے بے شمار واقعات ایسے ہیں۔ جو آپ کے اخلاقِ کاملہ اور حسن سلوک کو ثابت کرتے ہیں۔ بالآخر میں یہ لکھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس شخص نے بے انتہا احسانات کئے ہوں۔ اور جس نے ہر لحاظ سے لوگوں کی زندگیاں سنوار دی ہوں۔ اس کے لئے جتنی بھی دعائیں کریں وہ کم ہوں گی۔ اور اس پر جتنا بھی درود بھیجیں وہ کم ہوگا۔

درخواست دعا

مکرم خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر "المصلح" کا بچہ لئیق احمد بعارضہ نمونیا سخت بیمار ہے۔ احباب بچہ کی صحتیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

احباب جماعت احمدیہ (کراچی) کی خدمت میں ضروری گذارش

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال عید الفطر کے موقعہ پر جو چندہ کی وصولی میں پہلے سالوں کی طرح کمی واقع نہیں ہوئی۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ بقرعید کی وجہ سے بھی جو اگلے ماہ ہوگی۔ دوست اپنے چندہ کو نہ روکیں۔ بلکہ کوشش کریں کہ سالقہ بقائے ادا کرکے اس عید کو صحیح معنوں میں عید قربانی بنائیں۔ بے شک سال رواں کی اوسط وصولی پچھلے سال سے قدرے بہتر ہے۔ لیکن ابھی کم از کم دو ہزار روپیہ ماہوار مزید وصولی کی گنجائش ہے۔

جلسہ سالانہ کے چندہ کی طرف ابھی دوستوں نے کماحقہٗ توجہ نہیں کی۔ اسی طرح تحریک جدید کے سال کا بھی اب نواں مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ لیکن ابھی بہت سے دوستوں نے اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ مجھے امید ہے کہ اب وہ دوست مزید توقف نہ کریں گے۔ تا میعاد کے اندر وعدے پورے ہو جائیں۔ تمام احباب سے التماس ہے۔ کہ اس ماہ تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ تا جب حضرت اقدس کے حضور رپورٹ پیش کی جائے تو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ صاحبان کو بھی اور کارکنان کو بھی اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

(خادم عبد الحق رامہ مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ۔ کراچی)

پتہ مطلوب ہے

میاں شمس الباری صاحب ولد میاں عزیز الرحمن صاحب سابق درویش قادیان جو کہ ابراہیم اینڈ کمپنی رحمت بلڈنگ چاٹگانگ کے پاس رہتے تھے۔ ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرما دیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں

(ناظر بیت المال)

(۱) عبد القدیر صاحب واقف زندگی جو ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ) میں ایم۔ این سنڈیکیٹ کی طرف سے کام کر رہے ہیں کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور ڈھاڈا اسپیشل وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(۲) شیخ نور الحق انچارج ایم۔ این سنڈیکیٹ حال ناصر آباد (سندھ) میری دونوں لڑکیاں ۲۲ جون ۱۹۵۳ء سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں۔ عبد الباری (از کنجری مندی)

درخواستہائے دعا

مورخہ ۲۹ جون کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی ... صاحب ... بشیری مبلغ سیرالیون کو بچی عطا فرمائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ کا نام امۃ الرفیق تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ عزیزہ کے صالحہ ہونے کی دعا فرمائیں۔ نیز اللہ تعالیٰ عزیزہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(عطاء اللہ مبلغ فرانس دفتر وکیل التبشیر ربوہ)

(۲) خاکسار عرصہ سے مالی مشکلات کا شکار ہے۔ احباب ان سے رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔ (غلام محمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ)

(۳) میرے بھائی جان میجر عزیز احمد صاحب کا لڑکا عزیزم نصیر احمد خان صاحب عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہے اب بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (مبارکہ بیگم) (۴) مکرم جناب ڈاکٹر

فریضۂ زکوٰۃ

مالی سال رواں کے معطی حضرات کی تیسری فہرست

دوسری فہرست شائع ہونے کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے زکوٰۃ کی رقوم جوان کے اسماء کے سامنے درج ہیں بھجوائی ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال میں برکت دے۔ اور خدمت دین کی پہلے سے بھی زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

زکوٰۃ کی تقسیم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم اور ہدایت کے ماتحت ہوتی ہے اور سینکڑوں مستحقین اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں اس کے متعلق احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کسی مقامی جماعت یا فرد کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ زکوٰۃ کی رقوم اپنے طور پر خرچ کرے۔ بلکہ تمام رقوم امام وقت کی ہدایت و منظوری سے ہی خرچ ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ کا روپیہ مرکز سلسلہ یعنی ربوہ میں بھجوایا جائے۔ تاکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت خرچ ہو سکے

پس جن احباب اور بہنوں پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو۔ وہ اپنی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے نام بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جنہوں نے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے کوشش کی ہے۔ اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ ان کے اموال میں برکت دے۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی جن پر زکوٰۃ تو فرض ہے۔ لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے وہ اس وقت ادائیگی نہیں کر سکے۔ اس اہم رکن اسلام کی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین

ذیل میں ان افراد کی تیسری فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جنہوں نے ماہ جولائی ۱۹۵۳ء میں زکوٰۃ ادا کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال ربوہ

نمبر شمار	نام معطی حضرات	رقم
۱	نیامت خاتون صاحبہ حسن پور ضلع ملتان	۸-۲
۲	بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی	۱۰۰
۳	امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مرزا اعجاز احمد صاحب کراچی	۳
۴	بلقیس بیگم صاحبہ زوجہ ثناء اللہ صاحب "	۲۰
۵	اہلیہ صاحبہ محمد یوسف صاحب عمر "	۳
۶	رحیم بخش صاحب سیکرٹری مال شہر سلطان مظفر گڑھ	۴
۷	الطاف الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال ڈرگ روڈ کراچی	۸-۲
۸	مولوی عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال چک جھمرہ بجساب چوہدری فضل احمد صاحب	۲۰
۹	Subhan & Co 346/8 Royal Road Rose Hill ماریشس	۴۲/۸
۱۰	خواجہ عبد الواحد صاحب گوجرخان راولپنڈی	۲۰۰
۱۱	خواجہ عبد الرحمٰن صاحب گوجرخان راولپنڈی	۲۰۰
۱۲	کیپٹن بشیر احمد صاحب جلیسور مشرقی پاکستان	۴۰
۱۳	بابو محمد یوسف صاحب گجرات	۲۵
۱۴	صفدر جنگ ہمایوں صاحب S.D.O بنگلہ طاہر منٹگمری	۱۸۷
۱۵	فالدہدایت اللہ صاحب سیکرٹری مالی دہلی دروازہ لاہور	۱۳۴/۱۲/[illegible]
۱۶	اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب ڈیرہ دونی لاہور	۵۰
۱۷	سید حسین علی شاہ صاحب داعی والا سیداں سیالکوٹ	۱۰
۱۸	مولوی اللہ دتا صاحب داعی والا سیداں سیالکوٹ	۱۱/۴
۱۹	خواجہ محمد شریف صاحب بذریعہ عبد السلام صاحب پشاور شہر	۲
۲۰	حوالدار عبد العزیز صاحب بذریعہ عبد السلام صاحب پشاور شہر	۵
۲۱	ملک محمد خان صاحب سیالکوٹ شہر	۱۰۰
۲۲	جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ واہ کینٹ	۷/۸
۲۳	غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ منشی محمد حسین صاحب ڈرگ کراچی	۸۰
۲۴	عبد الستار صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۳
۲۵	محمد شفیع صاحب نثار طالب آباد سندھ	۱۱
۲۶	ملک اشرف صاحب ملیر کینٹ کراچی	۲/۱۰/-
۲۷	ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی ربوہ	۴۵
۲۸	کرنل محمود احمد صاحب ایبٹ آباد	۲۰
۲۹	چوہدری عبد الحفیظ صاحب سیالکوٹ شہر	۱۴/۸
۳۰	شیخ محمد یوسف صاحب محاسب جماعت احمدیہ لائل پور	۷۰
۳۱	علی شیر صاحب چک ۱۶۹ لائلپور	۶۰
۳۲	زیب النساء صاحبہ سرگودہا	۱۰
۳۳	صوبیدار نور محمد صاحب نور گجرات	۴
۳۴	فاطمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پشاور شہر	۱۰
۳۵	رفیق احمد صاحب مٹھا ٹوانہ سرگودہا	۲/۴
۳۶	بیگم صاحبہ محترمہ حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب لاہور	۲۵
۳۷	سیکرٹری مال چک ۲۸۱ ج ب لائلپور	۷
۳۸	صوفی غلام محمد صاحب چک ۲۷۱ الف کا چیلو سندھ	۳۰
۳۹	عبد الستار صاحب بستی رندال ضلع ڈیرہ غازی خاں	۲
۴۰	چوہدری بشیر احمد صاحب بھکو گجرانوالہ	۴۰
۴۱	چوہدری عنایت اللہ صاحب اوکاڑہ	۳۰
۴۲	وارث علی صاحب پاکپٹن منٹگمری	۱۲۰
۴۳	نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال بھوال ضلع جہلم	۷/۸
۴۴	فضل احمد صاحب لیاقت علی روڈ راولپنڈی	۲۵
۴۵	سید محمد حسین صاحب جہلم شہر	۵
۴۶	مولوی فیض محمد صاحب سنجھورو سندھ	۱۵۰
۴۷	چوہدری عبد الستار صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۳
۴۸	رفیع الدین صاحب مصری شاہ لاہور بجساب اہلیہ صاحبہ عبد الرحمٰن صاحب	۵
۴۹	خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ سبحان علی صاحب چنیوٹ	۱۵
۵۰	شریف احمد صاحب پوسٹل کلرک ملتان کینٹ	۸
۵۱	شیخ دوست محمد صاحب کوٹ مومن سرگودہا بجساب مستری اللہ یار صاحب	۱۰
۵۲	حامد حسین خان صاحب دادو سندھ	۷
۵۳	لطیف احمد صاحب طاہر پرنز روڈ کراچی بجساب حوالدار علی محمد صاحب کراچی	۴
۵۴	کلثوم بیگم صاحبہ ماڑی پور کراچی	۴۰
۵۵	اہلیہ صاحبہ خواجہ عبد المجید صاحب کراچی	۳۲
۵۶	بشریٰ بی بی صاحبہ بذریعہ ڈاکٹر وسیم صاحب	۱۰
۵۷	علم الدین صاحب گولیمار کراچی	۱۷/۸
۵۸	سید زمان شاہ صاحب محلہ دار الصدر ربوہ	۲۱/۴

ناظر بیت المال ربوہ

مکرم مولوی ابو العطاء صاحب کی جامعۃ المبشرین میں تبدیلی

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کو جامعہ احمدیہ احمد نگر سے تبدیل کر کے جامعۃ المبشرین میں پرنسپل مقرر کیا گیا ہے۔

وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ پاکستان

ہالینڈ مشن کا پتہ

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے ہالینڈ مشن کا نیا پتہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

Ahmadiyya Moslim Missie in
Nederland Ruychrocklaan 54 Tel 776001
Den Haag Holland

نائب وکیل التبشیر ربوہ

جامعہ احمدیہ کے کامیاب مولوی فاضل

امسال جامعہ احمدیہ احمد نگر کے جن طلباء نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ہے۔ ان کے اسماء اور نمبر ذیل میں درج ہیں۔

	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	محمود احمد مختار	۴۶۵ (یونیورسٹی میں اول)
۲	مقبول احمد ذبیح	۲۹۳
۳	عبد الحکیم اکمل بٹ	۲۸۹
۴	عبد الحلیم صاحب	۳۶۱
۵	احمد خان دانش	۲۸۹
۶	نذیر احمد ریحان	۲۹۳
۷	مشتاق احمد انور	۳۶۱
۸	عبد الباسط صاحب	۲[illegible]
۹	محمد سلیمان صاحب	۳۱۴
۱۰	کمال یوسف صاحب	۳۵۸
۱۱	عزیز احمد صاحب	۳۴۰

پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

دعائے مغفرت

میرے دادا محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ حیدر آباد دکن بتاریخ ۲۴ جون ۱۹۵۳ء بروز چہار شنبہ بعمر ۷۰ سال اپنے حقیقی مولیٰ کریم سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف کے سر میں ایک پھوڑا ہوا تھا۔ جس کی تکلیف شدت کی تھی۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ محمد بشیر الدین حیدر آباد دکن

کراچی میں متروکہ جائدادوں کے سوال پر بات چیت کا سلسلہ جاری رہے گا

کراچی ۶ اگست: بھارت اور پاکستان کے مشیروں کے درمیان ہونے والی بات چیت آج ایک نئے دور میں پہنچ گئی۔ جب کہ بھارتی مشیر مسٹر مہر چند کھنہ کی وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے ملاقات کے بعد بھارتی وفد نے دہلی کی روانگی ملتوی کر دی۔ اور بات چیت کے متعلق جاری ہونے والے مشترکہ اعلان کی اشاعت روک دی گئی۔ آج سے بھارت اور پاکستان کے مشیروں مسٹر کھنہ و مسٹر احمد جعفر کے درمیان بات چیت دوبارہ شروع ہو گی۔ دس دن کے مذاکرات کے بعد جن میں منقولہ املاک غیر منقولہ دیہی و شہری املاک وقف کی املاک اور نشنتوں وغیرہ کے معاملے پر غور ہوا تھا بھارتی وفد آج دہلی روانہ ہونے والا تھا۔ کل تین صفحات پر مشتمل ایک مشترکہ اعلان تیار ہو گیا تھا۔ جو شام کو جاری کیا جانا تھا لیکن مسٹر کھنہ نے وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کے بعد اپنی روانگی ملتوی کر دی۔ اب پاکستان کی وزارت مہاجرین کے مشیر اور سرکاری افسروں سے ان کی بات چیت چند دن اور چلے گی۔ آج سے دونوں وفود متروکہ املاک سے متعلق دعوؤں کے سلسلے میں بات چیت کریں گے

بھارت میں تیرہ ہوائی حادثے ۸۰ افراد ہلاک

نئی دہلی ۶ اگست: کل بھارت کی پارلیمنٹ میں سرکاری طور پر بتایا گیا۔ کہ جنوری ۱۹۵۳ء سے مئی ۱۹۵۳ء تک بھارت میں تیرہ ہوائی حادثے ہوئے جن میں ۸۰ افراد ہلاک ہوئے۔ ان حادثوں میں سے گیارہ بھارتی فضائی کمپنیوں کے حادثے تھے۔

سندھ میں جاگیرداری کو ختم کرنے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے (پیرزادہ عبدالستار)

کراچی ۶ اگست۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبدالستار نے کہا ہے۔ کہ صوبائی حکومت جاگیرداری کو ختم کرنے کے سوال پر "سنجیدگی" سے غور کر رہی ہے۔ انہوں نے ایک ملاقات میں کہا۔ کہ سندھ میں جاگیرداری کو ختم کرنے کے متعلق جو اعلانات کئے گئے ہیں۔ ان سے پھرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو لوگ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ انہوں نے جاگیرداری کو ختم کرنے کا عہد کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کے دوران جو وعدے کئے گئے تھے۔ ان کو جلد از جلد اور مکمل طور پر پورا کیا جائے گا۔ پیرزادہ عبدالستار نے کہا۔ کہ پریس کانفرنس میں ایک سوال کے جواب پر کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ یہ جواب اس تحریری بیان میں شامل نہیں تھا۔ جو پریس کانفرنس میں دیا گیا تھا۔ پیرزادہ عبدالستار نے کہا۔ کہ حکومت جاگیرداری کو ختم کرنے کی تفصیلات پر غور کر رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں حکومت ریونیو کمیشن کی سفارشات کا انتظار نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر کمیشن نے جاگیرداری ختم کرنے کی سفارش کی تو حکومت اس پر غور کرے گی۔ لیکن اگر کمیشن نے جاگیرداری ختم کرنے کی مخالفت کی۔ تو حکومت اس پر ہرگز غور نہیں کرے گی۔ کیونکہ یہ مسلم لیگ کے ان وعدوں کے خلاف ہو گا۔ جو انتخابات کے دوران کئے گئے تھے

سندھ میں دو کروڑ کے خرچ سے نئی بستی کی تعمیر

حیدر آباد سندھ ۶ اگست: سندھ کے وزیر تعلیم و خزانہ قاضی محمد اکبر نے کل محکمہ صنعت اور محکمہ تعمیرات کے انجنیئروں کے ایک جلسے کی صدارت کی جس میں دو کروڑ روپے کی مالیت سے ایک نئی بستی تعمیر کرنے کے منصوبے پر غور کیا گیا۔ نئی بستی حیدر آباد سے دس میل کے فاصلہ پر جمشورو کے قریب تعمیر کی جائیگی قاضی محمد اکبر نے ان اعلیٰ افسروں کو ابتدائی کام شروع کرنے کا حکم دیا۔ اور انہیں بتایا کہ یہ بستی آئندہ دو سال میں مکمل ہو جانی چاہیئے۔ کل انہوں نے حیدر آباد کے مختلف اسکولوں کا معائنہ کیا۔ اور کونسلروں کے ایک جلسے کی صدارت کی۔

ڈائرکٹر انسپکٹر آف سکولز کو ہدایات دی گئی ہیں۔ کہ وہ پرائمری سکولوں میں جہاں اردو پڑھنے والے بچوں کی تعداد چالیس سے زیادہ ہو اردو پڑھانے کا انتظام کریں۔

نئی دہلی ۶ اگست: لکھنؤ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یو۔پی گورنمنٹ نے تمام انتظامی افسروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ آئندہ اردو میں بھی درخواستیں قبول کر لیا کریں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس اعلان کے ذریعہ یو۔پی میں اردو زبان کی حفاظتی کمیٹی کا ایک مطالبہ تسلیم کر لیا گیا ہے مزید معلوم ہوا ہے

چار اشخاص کے مقدمات میں مارشل لا کے تحت خاص فوجی عدالتوں کے فیصلوں کی نقلیں عدالت میں پیش کی جائیں

مری ۵ راگست ۔ پنجاب کے ہنگاموں کی تحقیقاتی عدالت نے ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو ہدایت کی ہے ۔ کہ چار اشخاص کے مقدمات میں مارشل لا کے تحت خاص فوجی عدالتوں کے فیصلوں اور ان کے احکامات کی مصدقہ نقلیں عدالت میں پیش کی جائیں ۔ تحقیقاتی عدالت نے ایڈووکیٹ جنرل کو اختر علی خاں سید ابوالاعلیٰ مودودی ۔ عبدالستار خاں نیازی اور مسٹر احمد سعید کرمانی کے بیانات کی ایک ایک نقل بھی پیش کرنے کی ہدایت کی ہے ۔ اس کے علاوہ ان سے کہا گیا ہے ۔ کہ اگر صوبائی محکمہ تعلقات عامہ احرار ۔ احمدی تنازعہ اور ہنگاموں کے متعلق کوئی ریکارڈ جمع کرتا رہا ہے ۔ تو وہ بھی عدالت کے سامنے پیش کیا جائے ۔ تحقیقاتی عدالت نے عبدالستار خاں نیازی کو اپنا بیان داخل کرنے کے لئے ۱۶ راگست تک مہلت دے دی ہے ۔ تحقیقات کے سلسلہ میں فریقوں کو اپنے تحریری بیانات عدالت کے دفتر واقع مری میں یا صاحب رجسٹرار ہائیکورٹ کے پاس داخل کرنے ہوں گے ۔ شعبہ تحقیقات جرائم کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر محمد حسین نے جن کو عدالت نے تین افراد سے جرح کرنے کی اجازت دی تھی ۔ اپنی رپورٹ عدالت کو پیش کر دی ہے ۔ مسٹر ابراہیم علی چشتی نے جیل سے جو تحریری بیان بھیجا ہے ۔ اس کی بناء پر بہر حال مسٹر محمد حسین کو یہ اختیار دیا گیا ہے ۔ کہ وہ ان گواہوں میں سے کسی پر بھی دوبارہ جرح کر سکتے ہیں ۔ جن سے وہ پہلے جرح کر چکے ہیں ۔ مسٹر چشتی کا تحریری بیان ۔ اور اس پر مسٹر محمد حسین کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے ۱۴ راگست کو عدالت کے سامنے پیش کی جائے گی ۔

مسٹر محمد حسین کو عدالت نے قیام پاکستان کے بعد احمدیوں کے خلاف تحریک میں شائع ہونے والی تمام مطبوعات اور رسائل و جرائد کے متعلق سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سے جانچ پڑتال کرنے اور ایسے تمام لٹریچر کو قبضہ میں لینے کے لئے مقرر کیا تھا ۔ بعد ازاں جماعت اسلامی کے وکیل مسٹر غیاث محمد کی درخواست پر عدالت نے مسٹر محمد حسین کو احمدیوں کے ایسے مطبوعہ لٹریچر کے بارہ میں بھی سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سے پوچھ گچھ کرنے اور ان پر قبضہ کر لینے کی ہدایت کی تھی ۔ جس سے عام مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہو ۔ اس کے علاوہ مسٹر محمد حسین کو تعلیم بالغان کے فنڈ کی تقسیم کے ذمہ دار افسر سے پوچھ گچھ کرنے اور خصوصاً یہ جانچ کرنے کی ہدایت کی گئی تھی ۔ کہ آیا اس فنڈ سے کوئی رقم بطور امداد بالواسطہ یا بلاواسطہ ایسے کسی اخبار کو دی گئی ہے ۔ جو احمدیوں کے خلاف تحریک کی حمایت کر رہے تھے ؟ مسٹر محمد حسین سے یہ معلوم کرنے کے لئے بھی کہا گیا تھا ۔ کہ وہ محکمہ اسلامیات کے ذمہ دار م افسر سے معلوم کر کے یہ بتائیں ۔ کہ آیا اس محکمے سے کوئی رقم مذہبی مبلغین میں تقسیم کی گئی تھی ۔ اور اگر تقسیم کی گئی تھی ۔ تو کیا وہ مبلغین احمدیوں کے خلاف تحریک میں شریک تھے (امروز)

مرکزی دفاتر میں تخفیف کے متعلق حکومت کی مقرر کردہ کمیٹی کی رپورٹ

راولپنڈی ۶ راگست ۔ حکومت پاکستان نے مرکزی محکموں کے اخراجات میں کفایت کی سفارشات پیش کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی ۔ اس نے اپنی رپورٹ تیار کر لی ہے ۔ اس ماہ کے آخر تک آخری فیصلہ کے لئے اب یہ رپورٹ مرکزی کابینہ کو پیش کر دی جائیگی ۔ معلوم ہوا ہے کمیٹی نے سرکاری دفاتر میں بڑے پیمانے پر تخفیف کی مخالفت کی ہے ۔ راولپنڈی میں ایک مرکزی دفتر کے جن پندرہ ملازمین کو تخفیف کی پالیسی کے تحت الگ کیا گیا تھا ۔ انہیں دوبارہ کام پر لگا دیا گیا ہے اور باقی کو بھی واپس لے لیا جائیگا ۔

مصر کے نئے آئین کا مسودہ شائع کر دیا گیا

قاہرہ ۶ راگست ۔ یہاں جمہوریہ مصر کا نیا آئین شائع کر دیا گیا ۔ جو پچاس ممبروں کی ایک کمیٹی نے تیار کیا ہے ۔ اس کی رو سے پارلیمنٹ کے دو ایوان ہوں گے ۔ ایوان نمائندگان چار سال کے لئے اور سینٹ ۸ سال کے لئے جس کے کچھ ممبر نامزد کئے جائیں گے ۔ صدر پانچ سال کے لئے منتخب ہوگا ۔ اور ایک صدر دوبارہ امیدوار کھڑا نہیں ہوگا ۔ سابق شاہی خاندان کے ارکان صدارت کا عہدہ نہیں سنبھال سکتے ۔ عورتوں کو تاریخ مصر میں پہلی بار ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا ۔

تصحیح

کل کے پرچہ میں تحقیقاتی عدالت کی کارروائی کے سلسلہ میں عدالت کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ سے سات سوالات کی تفصیل شائع کی گئی تھی ۔ ان میں سے پانچویں سوال کا ترجمہ پیغام کے نامکمل ہونے کی وجہ سے مبہم ہو گیا تھا ۔ پورا سوال مندرجہ ذیل ہے ۔

(الف) کیا یہ احمدی عقیدہ کا ایک حصہ ہے ۔ کہ ان لوگوں کی نماز جنازہ ناجائز ہے ۔ جو مرزا صاحب پر ایمان نہیں لائے ؟

(ب) کیا احمدی عقیدہ میں ایسی نمازوں کے لئے کسی قسم کی ممانعت ہے ؟

لاہور کے چار اردو اخباروں میں دو لاکھ سے زائد روپیہ کی تقسیم

تحقیقاتی عدالت میں خفیہ پولیس کے افسر کی رپورٹ

مری ۶ راگست ۔ مسٹر محمد حسین سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس نے جنہیں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے ایڈلٹ لٹریسی فنڈ کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے کمشنر مقرر کیا تھا ۔ عدالت کو اطلاع دی ہے ۔ کہ اس فنڈ میں سے لاہور کے چار اردو روزناموں کو دو لاکھ تین ہزار روپیہ دیا گیا ۔ ۲۶ مئی ۱۹۵۱ء اور ۲۶ دسمبر ۱۹۵۲ء کے درمیان یہ رقم پنجاب کے ڈائرکٹر اطلاعات مسٹر نور احمد کو دی گئی تھی ۔ اور اس کے خرچ کی تفصیلات خفیہ رکھنے کو کہا گیا تھا ۔ اس میں سے آفاق کو ایک لاکھ روپیہ دیا گیا ۔ مسٹر نور احمد کے صاحبزادے خود اس اخبار کے مینجنگ ڈائرکٹر تھے ۔ یہ اخبار جون ۱۹۵۱ء میں چھپنا شروع ہوا تھا ۔ احسان کو اس سرکاری فنڈ میں سے ۵۸ ہزار زمیندار کو تئیس ہزار اور مغربی پاکستان کو دس ہزار روپیہ ملا ۔ کمیشن نے بتایا کہ ان چاروں اخباروں نے جماعت احمدیہ کے خلاف مضامین کی اشاعت میں سرگرم حصہ لیا ۔ آفاق کے بعض مضامین تو خود مسٹر نور احمد نے لکھے تھے ۔ محکمہ اسلامیات کے متعلق کمیشن نے رپورٹ دی ہے کہ ۱۹۵۱ء ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۲-۵۳ء میں اس محکمے نے ایک لاکھ پچپن ہزار ۲۵۰ روپے خرچ کئے ۔ مشاورتی بورڈ کے پانچ میں سے چار ممبر جماعت احمدیہ کے خلاف تحریک کے سرگرم رکن تھے کمشنر نے کہا کہ ۱۸ لیکچراروں کو یہ محکمہ اعزازی وظیفہ بھی دیتا تھا ۔ ان میں سے گیارہ نے جماعت احمدیہ کے مخالف تحریک میں سرگرم حصہ لیا ۔ سات کو گرفتار کیا گیا ۔ کیونکہ وہ تحریک چلانے والی کونسل آف ایکشن کے ممبر تھے ۔ تحقیقاتی عدالت نے آج مسٹر محمد حسین سے کہا کہ وہ اخبار آفاق ۔ احسان ۔ زمیندار اور مغربی پاکستان کے مالکوں اور منیجروں سے پوچھیں ۔ کہ انہیں اس سرکاری فنڈ سے جو روپیہ ملا ہے وہ ٹریڈنگ اکاؤنٹ اور بیلنس شیٹ میں دکھایا گیا ہے کہ نہیں ۔ اس سلسلہ میں کیا کوئی تحریری معاہدہ تھا ۔ اور کیا حکومت کو اخبارات سپلائی کئے گئے کہ نہیں مسٹر محمد حسین چھاپہ خانہ کے منیجروں سے دریافت کریں گے ۔ کہ جتنی کاپیوں کا کنٹریکٹ ہوا تھا ۔ اتنی دراصل چھپی بھی تھیں کہ نہیں ۔ وہ مسٹر نور احمد سے دریافت کریں گے کہ اس سکیم کو "خفیہ" رکھنے کا کیا مقصد تھا ۔ اور اخبار پڑھنے والوں کو اس سے کس طرح فائدہ پہنچنا تھا ۔ مسٹر محمد حسین محکمہ اسلامیات کے لیکچراروں کے لیکچروں اور مضامین کا خلاصہ بھی عدالت کو فراہم کریں گے ۔

کراچی میں بارش بقیہ صفحہ اول

بقیہ صفحہ اول

بجلی خراب تھی ۔

سرکاری دفاتر ۔ کاروباری فرموں اور تعلیمی اداروں میں آج بہت کم حاضری رہی ۔ اسکول تو زیادہ تر بند ہی رہے ۔ گورنمنٹ سیکرٹریٹ کی تمام عمارتوں کے ارد گرد ڈھیر سا پانی جمع ہو گیا ۔ بہت سے مہاجرین بارش سے بچنے کے لئے رات کو سرکاری بارکوں میں آ پڑے

شہر کے جن علاقوں میں پانی جمع ہو گیا تھا وہاں غرقابی کے کئی واقعات ہوئے ۔ بندر روڈ کنارے کے پاس چار اشخاص پانی کے بہاؤ کا مقابلہ نہ کر سکے اور بہہ گئے ۔ ان کو بعد میں نکالا گیا ۔ پیلس ہوٹل کے قریب بھی غرقابی کی واردات ہوئی ۔ متعدد بچے جو بارش کے پانی میں بھیگتے پھر رہے تھے ڈوب گئے ۔

طوفانی بارش نے مہاجرین کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے کام کو ناکام کر دیا ہے ۔ محکمہ آبادکاری کے عملے نے جو ٹرک مہاجرین کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے کام پر لگائے ہیں ۔ ان میں سے نصف کیچڑ اور پانی میں پھنس گئے ۔ یہ ٹرک دراصل ان مقامات پر پہنچنے میں بھی ناکام ہو گئے ۔ جہاں مہاجرین کو امداد کی ضرورت تھی ۔ صنعتی نمائش میں جو مہاجر آباد تھے ان میں سے کچھ کو منتقل کیا گیا ۔ حکومت نے جو شیڈز مہاجرین کو منتقل کرنے کے لئے منتخب کئے تھے ۔ ان میں بھی پانی بھر گیا ۔ کچھ مہاجرین کو حکومت کی طرف سے مفت کھانا بھی دیا گیا ۔ محکمہ شہری دفاع کے کنٹرولر نے کل رات ڈپٹی چیف وارڈن اور ایک ڈاکٹر کے ہمراہ نئی نمائش ۔ گولی مار ۔ لالو کھیت ۔ پیر الٰہی بخش کالونی اور دوسری مہاجر بستیوں کو دیکھا اور ضروری امدادی اقدام کے لئے آبادکاری کمشنر کو اطلاع دی ۔ کارپوریشن کا عملہ اور شہری دفاع م کے رضاکار کئی جگہ سے پانی نکالنے کا انتظام کر رہے ہیں ۔ پانچ بجے کے بعد سے بارش تھوڑے تھوڑے وقفے سے ہوتی رہی ۔ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی ہے ۔ کہ آج (جمعہ) بھی بارش ہوگی ۔ کل کراچی کا کم سے کم درجہ حرارت ۷۷ ڈگری پر آ گیا ۔

لیاری ندی کا پانی آج بہت چڑھ آیا ۔ اور اس کی وجہ سے تمام منگھو پیر روڈ بند ہو گئی ۔ شام کو لیاری ندی میں دو تین نعشیں بہتی ہوئی دیکھی گئیں ۔ جو پانی میں بہت تیزی سے بہتی ہوئی مغرب کی سمت چلی گئیں ۔ شہر میں تقریباً تمام جھونپڑیاں تباہ ہو گئیں ۔ تقریباً دو ہزار مہاجرین کو لالو کھیت کے شیڈز میں منتقل کیا گیا ۔ کراچی کی تاریخ میں سب سے زیادہ بارش ۲۸ جولائی ۱۹۲۹ء کو ہوئی تھی ۔ اس روز ۹ گھنٹے میں تقریباً ساڑھے پانچ انچ بارش ہوئی تھی ۔ کل کی بارش کے نتیجے میں اشیائے خوردنی کے نرخ بڑھ گئے ہیں ۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے ۔ کہ آئندہ چوبیس گھنٹوں میں کراچی جنوبی سندھ پنجاب اور بلوچستان کے شمال مشرقی علاقوں میں مزید بارش کا قوی امکان ہے